© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

ہمارے سامنے کی بات ہے آزادی کے بعد پہلے جنرل الیکشن کے موقع پر مرحوم رفیع احمد قدوائی کلکتہ آئے اور وہاں چند مسلمانوں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ انتخابات کے لئے کانگریس مسلمانوں کو تناسب آبادی کے لحاظ سے نامزدگی نہیں دے رہی ہے تو قدوائی صاحب نے بغیر کسی غصہ اور جھنجلاہٹ کے بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ فرمایا کہ تناسب آبادی کے لحاظ سے آپ نامزدگی کیوں چاہتے ہیں؟ اسی لئے نا کہ یہ مسلمان پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں پہونچ کر آپ کے حقوق کا تحفظ کریں لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا تعلیم یافتہ طبقہ پاکستان کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ اب یہاں جو مسلمان رہ گئے ہیں ان میں کتنے ایسے ہیں جو پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں پہونچ کر اپنی لیاقت و قابلیت سے دوسرے ممبروں کو متاثر کریں اور ان کو اپنا ہمنوا بنائیں، پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ آج کانگریس کے ٹکٹ پر جو مسلمان منتخب ہو کر پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں پہونچیں گے اور جن پر آپ سب کو بھی اعتماد ہے وہ کل "ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد" کا (آپ لوگوں کے خیال میں) مصداق نہ ہو جائیں گے۔ اور اگر بالفرض ایسا نہ بھی ہو تو ایوان کے تمام ممبروں کے مقابلہ میں ان کی تعداد کتنی ہوگی۔؟ اور وہ اس تعداد کے بل بوتہ پر کیا کر سکیں گے؟ ایک جمہوری نظام میں کوئی اقلیت اکثریت کو اپنائے بغیر اپنے مسائل و معاملات کا حل پیدا کر ہی نہیں سکتی، اس تمہید کے بعد قدوائی صاحب نے کہا کہ میں تو اسی وجہ سے ہندو مسلم نمائندگی کے نقطۂ نظر سے کبھی سوچتا ہی نہیں، میری کوشش تو یہ ہے کہ میں پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں زیادہ سے زیادہ ایسے لوگوں کو

© rasailojaraid.com